زبیر احمد ظہیر

قادیانیت کا مستقبل......؟

شیخ راحیل احمد جرمنی میں قادیانیوں کے سربراہ تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ گزشتہ سال وہ پہلی بار پاکستان آئے، ہمیں اطلاع ملی کہ ایک سال قبل قادنیت سے تائب ہونے والے خوش نصیب راحیل احمد آج ہی لاہور پہنچے ہیں اور مجلس احرار اسلام لاہور کے دفتر میں ہیں۔ اس وقت حسن اتفاق سے شفیع الرحمٰن احرار کراچی میں ہمارے ساتھ موجود تھے، انہوں نے لاہور میں سید کفیل شاہ بخاری سے رابطے کا مشورہ دیا۔ انہیں فون کیا، انہوں نے بتایا کہ شیخ راحیل میرے پاس بیٹھے ہیں۔ ہم نے ان سے انٹرویو کرنے کی بات کی تو شاہ جی نے ریسیور شیخ راحیل کو تھما دیا۔ ہم نے قادیانیوں کی تعداد سے عادات تک ساری باتیں ان سے پوچھ ڈالیں۔ پھر ہم نے قادیانیوں کے اس طریق واردات کے بارے میں استفسار کیا جس کے سہارے قادیانیت برسوں سے احمدیوں کی دل جوئی کرتی آرہی ہے اور انہیں مایوس کن صورتحال میں اپنی اہمیت کا احساس دلاتی ہے۔

اس سوال پر شیخ راحیل نے جو انکشاف کیا، اس نے ہمیں شیخ راحیل کا انٹرویو بھی دل جمعی سے لکھنے نہ دیا۔ چونکہ وہ انکشاف ہی کچھ ایسا تھا جس کا ہمارے پیشے سے گہرا تعلق تھا۔ لہٰذا ہمیں وہ انٹرویو رپورٹ کرتے وقت بار بار سوچنا پڑا اور ہر بار یہ خیال آتا رہا کہ اس انٹرویو کو رپورٹ نہ کیا جائے۔ مبادا کہیں ہم بھی اس گناہ میں شامل نہ ہوجائیں جو قادیانیت کی تقویت کا سبب بنتا ہے مگر ہم قادیانیت کی سرکوبی کے لئے علماء کرام کی اس طویل جدوجہد اور ہزاروں قربانیوں کو بھی فراموش نہ کرسکے۔ اس لئے کہ ختم نبوت کی تحریک اور قربانیاں ایک حقیقت ہے جو اب ہماری ملکی تاریخ کا اہم حصہ ہے لہٰذا ہم ایک خیال اور گمان پر حقیقت کو قربان نہیں کرسکتے تھے کیونکہ اس طرح تو ایک حقیقت کو جھٹلانے کا گناہ سرزد ہوجاتا جس کا کوئی ذی شعور متحمل نہیں ہوسکتا۔ قادیانیت کے طریق واردات کے حوالے سے شیخ راحیل کا انکشاف یہ تھا کہ قادیانی اپنے خلاف اخبارات و رسائل میں چھپنے والی خبروں اور مضامین کو قادیانیت کی تقویت کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کو من گھڑت مذہب پر قائم رکھنے کے لیے انہیں بتاتے ہیں کہ ہم سے مسلمان کتنے خائف ہیں۔ انہیں پاکستان میں ہر جگہ قادیانی نظر آتے ہیں، سرکاری عہدوں پر اور ہر شعبے میں انہیں قادیانی ہی دکھائی دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

قادیانی رہنما اپنے لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اگر ہمیں کافر قرار دینے کے باوجود بھی مسلمان ہم سے خائف ہیں تو یہ ہماری کامیابی کی علامت ہے اس طریق واردات سے مایوس اور تذبذب کا شکار قادیانی بھی رام ہوجاتے ہیں۔ اس انکشاف پر ہمیں شیخ راحیل کے انٹرویو سے بھی ایسا ہی لگنے لگا کہ یہ انٹرویو کب قادیانیت کی تقویت کے لئے استعمال ہوگا۔

اس طریق واردات کی تفصیلات سے پیدا ہونے والے سوال پر ہم نے قادیانیت کے خلاف بولنے والے علماء کرام کو لاجواب کرنا شروع کر دیا۔ پھر ہمیں خیال آیا کہ اخبارات کی کٹنگ اور علماء کرام کے قادیانیت کے خلاف بیانات شاید قادیانیت کی تقویت کا اتنا سبب نہ ہوں جتنا ہمارے سوالوں کا یہ سلسلہ قادیانیت کی تقویت کا سبب بن رہا ہے۔ پھر اس پر ہم نے قادیانیت کے خلاف ایسی معلومات جمع کرنے کا تہیہ کرلیا جو اخبارات میں رپورٹ ہونے کے باوجود بھی قادیانیت کی تقویت کا کبھی سبب نہ بن سکیں۔ ہم اس کاوش میں کتنے کامیاب ہوئے اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کریں گے۔ ہمیں صرف وہ معلومات دینی ہیں جن کا تعلق قادیانیت کے اندرونی اختلافات سے ہے۔ یہ اختلافات اب بغاوت کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور یہ بغاوت اس یورپ میں ہوئی ہے جو اس وقت قادیانیت کے بیس کیمپ کا درجہ رکھتا ہے۔

یورپ میں قادیانیوں کے چار گروہوں نے قادیانی سربراہ مرزا مسرور سے بغاوت کر دی ہے۔ مرزا مسرور سے بغاوت کرنے والا ایک گروہ کینیڈا میں سرگرم ہے جس کی قیادت مبشر ڈار نامی قادیانی کر رہا ہے۔ یہ گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کو تو تسلیم کرتا ہے تاہم خلافت کے معاملے پر اس گروہ نے جمہوری طریق سے خلیفہ کے انتخاب کی حمایت شروع کر دی ہے۔ یہ گروہ خلافت پر موروثیت کے قبضے کے سخت خلاف ہے۔ اس کی پاداش میں اس گروہ کو مرزا مسرور نے قادیانیت سے نکال دیا ہے۔ دوسرا بڑا گروہ جرمنی میں سرگرم ہے۔ عبدالغفار چیمہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی مصلح موعود کی پیشین گوئی کا مصداق مرزا محمود کو ٹھہرانے کی بجائے خود کو باور کرانا شروع کر دیا ہے، اس وجہ سے اس گروہ کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ مرزا مسرور نے اپنے مریدوں کو ان گروہوں سے مراسم رکھنے سے روک دیا ہے۔ تیسرا بڑا گروہ ان قادیانیوں کا ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو تو تسلیم کرتے ہیں مگر اس کے سارے جانشینوں بشمول مرزا ناصر، مرزا محمود، مرزا مسرور کے سخت مخالف ہیں اور انہیں کھلے عام برا بھلا کہتے ہیں۔ چوتھا بڑا گروہ ان قادیانیوں کا ہے جو قادیانیت کے ۲۸ قسم کے چندوں اور ٹیکسوں سے تنگ ہیں اور اپنی بدحالی کا ذمہ دار مرزا مسرور کو گردانتے ہیں۔

ان باغی گروہوں نے قادیانیوں کی نوجوان نسل کو بھی اپنا ہم خیال بنانا شروع کر دیا ہے تاکہ ان چندوں سے قادیانیوں کی جان چھڑائی جاسکے۔ اگر یہ باغی تحریک کامیاب ہوگئی تو چندوں کا سلسلہ بھی گھٹ جائے گا اور اس کے نتیجے میں مجبوراً مرزا مسرور کو جانشین کا انتخاب ووٹ کے ذریعے کرنا ہوگا، پھر خلافت جھوٹے نبی کے خاندان سے بغیر کسی الہام کے ختم ہو جائے گی۔ قادیانیت کے یہ باغی گروہ اگرچہ الگ کر دیئے گئے مگر ان گروہوں کی قادیانی سربراہوں کے خاندانوں کے خفیہ معاملات تک رسائی ہے۔ مرزا ناصر کے بیٹے مرزا لقمان کے جنسی اسکینڈل کو منظر عام پر لانے اور ویب سائٹس پر اسے لانچ کرانے میں ان ہی باغی گروہوں کا ہاتھ ہے۔

بقیہ صفحہ ۴۷ پر